82780 ـ خاوند طلاق كى بہت قسم اٹھاتا ہے كيا اب بھى وہ اس كى بيوى ہے ؟

سوال

ميرا خاوند ہميشہ مجھ پر طلاق كى قسم اٹھاتے ہوئے كہتا ہے: (اگر ميں نے ايسے كيا تو مجھ پر طلاق) اور قسم والا عمل نہيں كرتا، كئى بار مجھے خاوند نے كہا كہ يہ غصہ كى قسم ہے پھر كچھ دن كے بعد وہ دوبارہ مجھ پر طلاق كى قسم اٹھاتا ہے.

اول:

كيا ميں اب بھى اس كى عقد نكاح ميں ہوں ؟

دوم:

كيا ميرے خاوند پر كفارہ لازم آتا ہے ؟

سوم:

اس طرح كى حالت كا علاج كرنے كے ليے شرعى طريقہ كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ اپنے خاوند كے نكاح ميں ہيں يا نہيں اس دارومدار تو طلاق واقع ہونے يا نہ ہونے پر منحصر ہے، اور يہ معلوم ہے كہ جب عورت كو تين طلاق ہو جائيں تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جاتى ہے، اور اس كے ليے حلال نہيں ہوتى جب تك وہ كسى اور شخص سے نكاح نہ كر لے.

آپ نے جو بيان كيا ہے كہ آپ كا خاوند كثرت سے " اگر ميں نے ايسے كيا تو مجھ پر طلاق " كے الفاظ كہتا ہے، اور پھر كرتا نہيں، اس ميں اہل علم كا اختلاف پايا جاتا ہے، جمہور علماء كہتے ہيں كہ قسم ٹوٹنے كى حالت ميں طلاق واقع ہو جائيگى.

ديكھيں: المغنى (7 / 372).

اور بعض اہل علم جن ميں شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ شامل ہيں وہ كہتے ہيں كہ اگر طلاق قسم كى جگہ استعمال

ہوئی ہو اور ایسا کرنے والے شخص نے اگر اس سے کسی چیز کی ترغیب دلانا چاہی ہو یا کسی چیز سے روکنا چاہا ہو تو قسم ٹوٹنے کی صورت میں قسم کا کفاہ لازم آئیگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ کا فتوی بھی یہی ہے، اس قول کی بنا پر خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا اگر تو اس نے شرط پوری ہونے کی حالت میں طلاق واقع کرنے کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائیگی.

اور اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی کام سے روکنا چاہتا تھا یا پھر کسی کام کی ترغیب دلانا چاہ رہا تھا یا پھر کسی دوسرے کو کوئی کام کرنے کا کہنا چاہتاتھا اور پھر وہ قسم ٹوٹ گئی تو یہ قسم ہے اس پر قسم کا کفارہ ادا کیا جائیگا اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (39941) کے جواب کا مطالعہ کریں.

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایك غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا دس مسکینوں کو لباس مہیا کیا جائے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر تین روزے رکھے جائیں.

دوم:

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع بھی ہوتی ہے اور واقع نہیں بھی ہوتی یہ غصہ کی حالت اور شدت پر منحصر ہے اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (22034) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

اس طرح کی صورت حال کا علاج کرنے کے لیے شرعی طریقہ یہ ہے کہ خاوند کو طلاق کے خطرناك الفاظ کا ادراك ہونا چاہیے، کہ طلاق کے الفاظ بولنے کے بنا پر ہو سکتا ہے اس کے خاندان کا شیرازہ ہی بکھر جائے، اور اس کے لیے اب یہی کافی ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اس وقت جو زندگی بسر کر رہا ہے اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

جمہور علماء کرام تو کہتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، خاص کر جب وہ یہ الفاظ کثرت سے استعمال کرتا رہا ہے تو ہو سکتا ہے اس نے دسیوں بار طلاق دے دی ہو، تو کیا کوئی مسلمان شخص اس پر راضی ہو سکتا ہے کہ اس کا اپنی بیوی کے ساتھ رہنے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہو، اور ان میں سے اکثر تو یہ کہتے ہیں کہ اس کا اپنی بیوی کے ساتھ رہنا حلال نہیں!! انا للہ و انا الیہ راجعون.

اس لیے آپ کو چاہیے کہ اللہ کا تقوی و ڈر اختیار کریں اور اپنے زبان سے نکلنے والے کلمہ کی خطرناکی کا ادراك کریں اور اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم مت اٹھائیں، اور باقی سب قسمیں چھوڑ دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سلامتی و عافیت نصیب فرمائے.

والله اعلم .